ABC CERTIFIED

اسلام آباد/راولپنڈی/ایبٹ آباد/گوجرانوالہ/پشاور/کراچی سے شائع ہونے والا قومی اخبار

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا

ارض وسماء یعنی زمین اور آسمان میں یقیناً اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے (سورۂ آل عمران آیت 5)

چیف ایڈیٹر منور احمد

روزنامہ Daily SAMA سماء اسلام آباد راولپنڈی

ایڈیٹر: عاطف سعید

جلد 12 | ہفتہ 19 دسمبر 2020ء 3 جمادی الاول 1442ھ 6 پوہ 2076 ب | صفحات 8 | قیمت 10 روپے | شمارہ 118

آے دن اخبارات، نیوز، سوشل میڈیا بچھی تشدد اور زیادتی کا نشانہ بننے والی بچیوں کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ سکی یہ بھلی کسی چھ سال کی بچی کے ساتھ ہوتی ہے تو بھی آٹھ سال کے بچے کے ساتھ، بھی اس کا نشانہ کالج یونیورسٹی کی لڑکی بنتی ہے تو کبھی شادی شدہ بچوں والی عورت۔ حتیٰ کہ یہ درندے تو اب قبریں بھی نہیں چھوڑتے۔ یہ خبریں اب اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ ہم ان کو پڑھ کر آگے گزر جاتے ہیں۔ سیاب قاتل تو بہت بھی نہیں رہی کیونکہ اب یہ روز کا معمول بن چکا ہے۔ یہ واقعات جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے آخر کب تک ایسا چلے گا؟ کیا کوئی ان کا سدباب کرے گا یا ان کی روک تھام ممکن ہے؟ آج ان معاملات کا ذکر کیا جائے گا جن کے باعث اس قسم کے واقعات میں کمی لائی جا سکے۔ جنسی تشدد سے پاک پاکستان کا قیام ممکن ہے مگر اس کے لیے کچھ اقدامات بہت ضروری ہیں۔ سب سے پہلے گھر کے اندر ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں۔ وہ موبائل پر کیا دیکھتے ہیں اور ان کے دوست کون ہیں؟ کسی بھی ڈر یا خوف کی صورت میں فوراً بچوں سے بات کریں اور چھوٹے بچے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ انہیں نہ کسی کے ساتھ جانا ہے نہ ہی کچھ لے کر کھانا ہے۔ چھوٹے بچوں کو خصوصی طور پر والدین کے نمبر یاد کروائے جائیں تاکہ کہیں بھی کھونے کی صورت میں وہ ان نمبروں پر رابطہ کر سکیں۔ بچوں کے اسکول آنے جانے یا ٹیوشن سے واپس آنے کے وقت پر نظر رکھیں دیر ہونے کی صورت میں فوراً ڈرائیور یا استاد سے رابطہ کریں۔ سب سے زیادہ ضروری اپنے گھر کا ماحول پاک رکھنا ہے، جتنا زیادہ اپنے بچوں کو مصروف رکھیں تاکہ ان کا ذہن شیطانی کاموں کی جانب نہ راغب ہو۔ تیسرا اہم پہلو بچوں کی مسلسل نگرانی اور انہیں کسی بھی رشتہ دار دوست کے گھر رات کو قیام نہ کرنے دینا اور کہیں بھی بچہ زیادہ دیر لگائے تو اس سے سوال کیا جائے تاکہ وہ اگلی مرتبہ محتاط رویہ اختیار کرے۔ ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ لڑکوں کی الماری، کپڑوں، دراز وں، بیگ وغیرہ کی وقتاً فوقتاً تلاشی لیتی رہیں تاکہ کوئی بھی غیر حفاظتی چیز مثلاً اصلی نشہ آور ادویات، فحش لٹریچر یا بی ڈی، فحش یا ضرورت سے زائد موبائل اور سم وغیرہ نکلنے پہ پہلے سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا سکیں۔ لڑکیوں کی ماؤں کو چاہیے کہ اپنی بیٹیوں سے اتنی قربت رکھیں کہ وہ بآسانی اپنے مسائل ماں کو بتا سکیں۔ اپنی پسند ناپسند، یا راستے میں کسی کا پیچھا کرنا یا تنگ کرنا بتا سکیں۔ تاکہ ان حالات سے نمٹا جا سکے۔ اس سارے حالات میں ہر ایک شخص کا بحیثیت شہری یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مظلوک، افراد کی حرکات پہ نظر رکھے۔ جہاں کسی بھی بچے کو روتا یا تنہا دیکھے تو اس کی مدد کرے۔ کتنے ہی ایسے اس پاس رہنے والے سب کو جانتے ہوتے ہوئے بھی انجان بن جاتے ہیں کہ بھلا کسی کے کام سے کیا لینا دینا؟ بحیثیت صحافی، بحیثیت شہری اور بحیثیت انسان سب کا فرض ہے کہ کسی بھی مظلوک حرکات پہ فوراً کارروائی کی جائے۔ سب سے اہم تحقیقی سطح پر تمام پورن سائٹس کا بند ہونا ہے۔ ایسا سسٹم بنایا جائے کہ کوئی پرو کسی یا ذہنی پی این ایس بھی پورن سائٹ کھول نہ سکے۔ سبھی سائٹس ہیں جن کے باعث ہزاروں بچے بچیاں زیادتی کا شکار ہو کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ تو کھلے عام پرچیز میسر ہونی تو گناہ اس قدر عام ہو گیا۔ پرانے زمانے میں لوگ گناہ کے لیے باقاعدہ بازار حسن جایا کرتے تھے۔ آسانی سب موبائل پہ دستیاب ہے۔

ان واقعات کی روک تھام کے لیے اب بے حد ضروری ہے کہ شرعی سزائیں عام کی جائیں۔ آخر کب تک معصوم بچے درندوں کے ہاتھ چڑھتے رہیں گے؟ آخر کب تک والدین نہتی بچیوں کے جنازوں کو کندھا دیں گے؟ ایک مجرم کا سر قلم کر کے چوک پہ لٹکا دیا جائے تو یہ عبرتی کرنے والے درندے بھی اس فعل سے توبہ کر لیں گے۔ اسی طرح جنسی تشدد سے پاک پاکستان کا قیام ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی عزتوں کی حفاظت کرے اور ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے آمین ثم آمین۔

تمام کالم نویسوں کے نجی کی بنا پر شائع کیے جاتے ہیں، تاہم کسی بھی کالم نگار کی رائے سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

جنسی تشدد سے محفوظ پاکستان مگر کیسے؟

ملہ عمر

sarahomer111@gmail.com

آے دن اخبارات، نیوز، سوشل میڈیا بچھی تشدد اور زیادتی کا نشانہ بننے والی بچیوں کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ سکی یہ بھلی کسی چھ سال کی بچی کے ساتھ ہوتی ہے تو بھی آٹھ سال کے بچے کے ساتھ، بھی اس کا نشانہ کالج یونیورسٹی کی لڑکی بنتی ہے تو کبھی شادی شدہ بچوں والی عورت۔ حتیٰ کہ یہ درندے تو اب قبریں بھی نہیں چھوڑتے۔ یہ خبریں اب اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ ہم ان کو پڑھ کر آگے گزر جاتے ہیں۔ سیاب قاتل تو بہت بھی نہیں رہی کیونکہ اب یہ روز کا معمول بن چکا ہے۔ یہ واقعات جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے آخر کب تک ایسا چلے گا؟ کیا کوئی ان کا سدباب کرے گا یا ان کی روک تھام ممکن ہے؟ آج ان معاملات کا ذکر کیا جائے گا جن کے باعث اس قسم کے واقعات میں کمی لائی جا سکے۔ جنسی تشدد سے پاک پاکستان کا قیام ممکن ہے مگر اس کے لیے کچھ اقدامات بہت ضروری ہیں۔ سب سے پہلے گھر کے اندر ہم سب کا فرض ہے کہ اپنے بچوں پر نظر رکھیں۔ وہ موبائل پر کیا دیکھتے ہیں اور ان کے دوست کون ہیں؟ کسی بھی ڈر یا خوف کی صورت میں فوراً بچوں سے بات کریں اور چھوٹے بچے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ انہیں نہ کسی کے ساتھ جانا ہے نہ ہی کچھ لے کر کھانا ہے۔ چھوٹے بچوں کو خصوصی طور پر والدین کے نمبر یاد کروائے جائیں تاکہ کہیں بھی کھونے کی صورت میں وہ ان نمبروں پر رابطہ کر سکیں۔ بچوں کے اسکول آنے جانے یا ٹیوشن سے واپس آنے کے وقت پر نظر رکھیں دیر ہونے کی صورت میں فوراً ڈرائیور یا استاد سے رابطہ کریں۔ سب سے زیادہ ضروری اپنے گھر کا ماحول پاک رکھنا ہے، جتنا زیادہ اپنے بچوں کو مصروف رکھیں تاکہ ان کا ذہن شیطانی کاموں کی جانب نہ راغب ہو۔ تیسرا اہم پہلو بچوں کی مسلسل نگرانی اور انہیں کسی بھی رشتہ دار دوست کے گھر رات کو قیام نہ کرنے دینا اور کہیں بھی بچہ زیادہ دیر لگائے تو اس سے سوال کیا جائے تاکہ وہ اگلی مرتبہ محتاط رویہ اختیار کرے۔ ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ لڑکوں کی الماری، کپڑوں، دراز وں، بیگ وغیرہ کی وقتاً فوقتاً تلاشی لیتی رہیں تاکہ کوئی بھی غیر حفاظتی چیز مثلاً اصلی نشہ آور ادویات، فحش لٹریچر یا بی ڈی، فحش یا ضرورت سے زائد موبائل اور سم وغیرہ نکلنے پہ پہلے سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا سکیں۔ لڑکیوں کی ماؤں کو چاہیے کہ اپنی بیٹیوں سے اتنی قربت رکھیں کہ وہ بآسانی اپنے مسائل ماں کو بتا سکیں۔ اپنی پسند ناپسند، یا راستے میں کسی کا پیچھا کرنا یا تنگ کرنا بتا سکیں۔ تاکہ ان حالات سے نمٹا جا سکے۔ اس سارے حالات میں ہر ایک شخص کا بحیثیت شہری یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مظلوک، افراد کی حرکات پہ نظر رکھے۔ جہاں کسی بھی بچے کو روتا یا تنہا دیکھے تو اس کی مدد کرے۔ کتنے ہی ایسے اس پاس رہنے والے سب کو جانتے ہوتے ہوئے بھی انجان بن جاتے ہیں کہ بھلا کسی کے کام سے کیا لینا دینا؟ بحیثیت صحافی، بحیثیت شہری اور بحیثیت انسان سب کا فرض ہے کہ کسی بھی مظلوک حرکات پہ فوراً کارروائی کی جائے۔ سب سے اہم تحقیقی سطح پر تمام پورن سائٹس کا بند ہونا ہے۔ ایسا سسٹم بنایا جائے کہ کوئی پرو کسی یا ذہنی پی این ایس بھی پورن سائٹ کھول نہ سکے۔ سبھی سائٹس ہیں جن کے باعث ہزاروں بچے بچیاں زیادتی کا شکار ہو کر موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ تو کھلے عام پرچیز میسر ہونی تو گناہ اس قدر عام ہو گیا۔ پرانے زمانے میں لوگ گناہ کے لیے باقاعدہ بازار حسن جایا کرتے تھے۔ آسانی سب موبائل پہ دستیاب ہے۔

ان واقعات کی روک تھام کے لیے اب بے حد ضروری ہے کہ شرعی سزائیں عام کی جائیں۔ آخر کب تک معصوم بچے درندوں کے ہاتھ چڑھتے رہیں گے؟ آخر کب تک والدین نہتی بچیوں کے جنازوں کو کندھا دیں گے؟ ایک مجرم کا سر قلم کر کے چوک پہ لٹکا دیا جائے تو یہ عبرتی کرنے والے درندے بھی اس فعل سے توبہ کر لیں گے۔ اسی طرح جنسی تشدد سے پاک پاکستان کا قیام ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی عزتوں کی حفاظت کرے اور ان مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائے آمین ثم آمین۔